روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 10 فروری 2015ء 20 ربیع الثانی 1436 ہجری 10 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 34

بہار جاوداں

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں، فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے۔ نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

(درثمین)

حضرت مسیح موعود کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات ہمارے لئے نصیحت آموز اور ایمانوں کو تازگی بخشنے والے ہیں

قرآن کریم کو پاک دل ہو کر پڑھیں گے تو حقیقی فائدہ ہوگا

اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو کہ تمہارے تقویٰ وطہارت، دعاؤں کی قبولیت اور تعلق باللہ کو دیکھ کر لوگ اس طرف کھنچے چلے آویں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 فروری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ ایمان افروز اور نصیحت آموز واقعات پیش فرمائے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے پڑھنے کے مثبت اور منفی اثرات جس سوچ کے ساتھ انسان پڑھتا ہے اسی طرح کے قائم ہوتے ہیں۔ محمد احسن امروہوی صاحب اور مولوی بشیر صاحب کے درمیان ایک مباحثہ سے متعلق واقعہ بیان فرمایا جس کے نتیجہ میں مخالف نے حضرت مسیح موعود کو مان لیا اور مرید نے انکار کر دیا۔ جس پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ علم النفس کی رو سے ڈیبیٹس کرنا سخت مضر ہے اور بعض اوقات سخت نقصان کا موجب بن جاتا ہے۔ یہ ایسے باریک مسائل ہیں جن کو سمجھنے کے لئے ہر مدرس اہلیت نہیں رکھتا۔ اچھی بات میں سے بھی اگر تنقید سے اور اعتراض کی نظر سے مطلب نکالنے کی کوشش کریں تو وہ بھی ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہیں۔ فرمایا کہ بہت سے لوگ حضرت مسیح موعود کی کتب کو سیاق وسباق سے ملائے بغیر محض اعتراض کرنے کی غرض سے پڑھتے ہیں۔ قرآن کریم مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے لیکن اعتراض کرنے والوں اور ظالموں کو خسارے میں ڈالتا ہے۔ پس چاہے خدا تعالیٰ کا ہی کلام ہو، اس وقت تک فائدہ نہیں دیتا جب تک پاک دل ہو کر پڑھنے کی کوشش نہ کی جائے۔

حضرت مصلح موعود نماز باجماعت کی اہمیت سے متعلق حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود جب کسی وجہ سے نماز کے لئے بیت میں نہ جا سکتے تھے تو گھر میں ہی باجماعت کرا لیا کرتے تھے۔ پس اول تو دوستوں کو ہر جگہ جماعت کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنی چاہئے اور جس کو یہ موقع نہ ہو اسے چاہئے کہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہی مل کر نماز باجماعت کرا لیا کرے۔ ہر جگہ دوستوں کو نماز باجماعت کا انتظام کرنا چاہئے۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ نماز کی خوبصورتی اس کو سنوار کر پڑھنے میں ہے۔ فرمایا کہ ہر بندہ دوسرے کو سلام کرنے میں پہل کرے۔ افسر ماتحت کو اور ماتحت افسر کو۔ عہدیداران خاص طور پر اس سلسلہ میں نمونہ بنیں۔ پھر نئے اور پرانے احمدیوں سب کو اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود پر بنائے جانے والے مقدمات میں خدا تعالیٰ کی آپ کے ساتھ تائید ونصرت کا ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی آپ کے پیروکاروں کی تعداد ہزاروں لاکھوں میں پہنچ گئی تھی۔ ہر قسم کے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور یہ سلسلہ پنجاب سے نکل کر دوسرے ملکوں میں بھی پھیل گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج جو لوگ دین کے ساتھ تمسخرانہ رویہ اپنائے ہوئے ہیں کیا لوگوں کی بیہودہ گوئی کو اللہ تعالیٰ یونہی جانے دے گا۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا میں بھی عبرت کا نشان بناتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کا علاج ہاتھ یا بندوق سے نہیں کرنا بلکہ دعاؤں کے ذریعہ سے کرنا چاہئے۔ پس اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو کہ دنیا اسے محسوس کرے۔ تمہاری حالت یہ ہو کہ تمہارے تقویٰ اور طہارت، تمہاری دعاؤں کی قبولیت اور تمہارے تعلق باللہ کو دیکھ کر لوگ اس طرف کھنچے چلے آویں۔ یاد رکھو کہ احمدیت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے ذریعے سے ہوگی۔ حضور انور نے حضرت مولوی برہان الدین صاحب کے مضبوط ایمان اور حضرت مسیح موعود اور آپ کے سلسلہ کے ساتھ اخلاص ووفا کا ذکر فرمایا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود دن بھر کام کرتے لیکن روزانہ ایک دفعہ ضرور سیر کے لئے جاتے۔ حضور انور نے فرمایا آجکل کے بچوں اور نوجوانوں کو بھی کھلی ہوا میں کھیلنے کی طرف توجہ دلائی جائے اور فرمایا کہ ہمارے جامعات کے طلباء کو تو خاص طور پر کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ باہر کھیلنا لازمی قرار دیا جانا چاہئے۔ اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو بہرحال سیر اور کھیلیں ہونی چاہئیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مومن کو ہر وقت کام میں مصروف رہنا چاہئے۔ ایک ہدف کو حاصل کر کے دوسرے ٹارگٹ کی تلاش کے لئے کمر بستہ ہو جائے اور یہی انفرادی اور قومی ترقی کا نسخہ اور راز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2015ء کا پہلا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 13 تا 19 فروری 2015ء منایا جا رہا ہے۔

تمام امراء، صدران و سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔

''ہفتہ قرآن'' کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ دورانِ ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احبابِ جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔

دورانِ ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ "ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ فروری 2015ء" کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

رپورٹ: مکرم حافظ محمد ظفر اللہ عاجز صاحب

جامعہ احمدیہ یوکے کا تیسرا کانووکیشن

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تقسیم اسناد۔خطاب اور ظہرانہ میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 دسمبر 2014ء ہفتہ کے دن جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے تیسرے کانووکیشن میں شرکت فرمائی۔ سال 2014ء کے دوران جامعہ احمدیہ یوکے سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے بائیس طلباء جبکہ جامعہ کے تعلیمی سال 2012-2013ء کے دوران جامعہ احمدیہ کی تمام کلاسز میں اعزاز پانے والے 19 (کل ملا کر 38) خوش نصیب طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے انعامات پانے کا اعزاز حاصل کیا۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بنفسِ نفیس رونق افروز ہوکر طلباء کو انعامات سے نوازا اور مربیان کرام کو نہایت قیمتی نصائح سے نواز کر اس تقریب کو یادگار بنا دیا۔

تقریب تقسیم اسناد

تقریب تقسیم اسناد کا اہتمام جامعہ احمدیہ کی عمارت میں موجود آڈیٹوریم میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے آڈیٹوریم میں رونق افروز ہونے پر تمام حاضرین نے کھڑے ہوکر حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے پر اس بابرکت تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

حمدیہ منظوم کلام ؎

یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

سے منتخب اشعار پیش کئے گئے۔

بعد ازاں مکرم ظہیر احمد خان صاحب صدر تعلیمی کمیٹی جامعہ احمدیہ یوکے نے رپورٹ پیش کی۔

ان فارغ التحصیل ہونے والے مربیانِ کرام نے دورانِ تعلیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے متعدد بار ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مختلف علمی نشستوں میں حضور انور کے زیرِ سایہ رہ کر اپنی علمی قابلیتوں کو صیقل کرنے کی توفیق پائی۔ حضور انور کی اقتداء میں نمازوں کی ادائیگی کے ذریعہ اپنی روحانی تربیت کے سامان کئے۔

اسی طرح جامعہ احمدیہ کی پکنک، سالانہ کھیلوں اور دیگر پروگراموں میں حضور انور کی بنفسِ نفیس تشریف آوری نے ان کے قلب و اذہان پر خلافت کی محبت وشفقت کے ایسے انمول نقوش قلوب ثبت فرمائے ہیں جن کے تصور سے ہمارے دل خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں۔

پڑھائی کے پانچویں سال میں شاہد کی ڈگری کیلئے مقالہ جات بھی لکھوائے گئے۔ شاہد کے امتحانات کے بعد ان طلباء کیلئے میدان عمل کے تعلق میں ہومیوپیتھی، اکاؤنٹس، کوکنگ، اور بعض ٹیکنیکل اور مکینیکل کلاسیں بھی لگوائی گئیں۔ نیز پریس اور مختلف اشاعتی مراحل کے تعلق میں بھی طلباء کو معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے اور وکالت تبشیر لندن میں رپورٹ کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور ارشاد کے ماتحت ان مربیان کرام نے سپین اور ربوہ پاکستان میں بھی کچھ وقت گزارنے کی توفیق پائی۔

آخر پر حضور انور نے ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے والی تیسری شاہد کلاس کے ان 22 مربیانِ کرام کو تفسیر صغیر، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جامعہ احمدیہ یوکے اور کینیڈا کے کانووکیشنز کے مواقع پر ارشاد فرمودہ خطابات پر مشتمل کتابچہ اور شاہد کی ڈگری عطا فرمائیں۔ نیز تعلیمی سال 13-2012ء کی باقی 6 کلاسز میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات اور اسنادِ امتیاز سے نوازا۔“

رپورٹ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے تعلیمی سال 2012-13ء کی چھ کلاسوں درجہ خامسہ، رابعہ، ثالثہ، ثانیہ، اولیٰ اور ممہدہ کے امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات اور اسنادِ امتیاز عطا فرمائیں۔ درج ذیل خوش نصیب طلباء نے حضور انور کے بابرکت ہاتھوں سے یہ انعامات حاصل کئے۔

درجہ خامسہ: اول: عزیزم امتیاز احمد شاہین،
دوم: عزیزم مستنصر احمد قمر، سوم: عزیزم منصور احمد کلارک

درجہ رابعہ: اول: عزیزم محمد عطاء ربی ہادی،
دوم: عزیزم ظافر محمود ملک، سوم: عزیزم صباح الظفر

درجہ ثالثہ: اول: عزیزم مروان سرور گل،
دوم: عزیزم حسن سلیمی، سوم: عزیزم عدنان حیدر

درجہ ثانیہ: اول: عزیزم سید احسان احمد،
دوم: عزیزم قمر احمد ظفر، سوم: عزیزم راحیل احمد

درجہ اولیٰ: اول: عزیزم نعمان احمد ہادی،
دوم: عزیزم مبشر احمد ظفری، سوم: عزیزم عطاء الفاطر طاہر اور عزیزم عمران سلام

درجہ ممہدہ: اول: عزیزم حافظ طٰہٰ داؤد،
دوم: عزیزم سید عدیل احمد، سوم: عزیزم سفیر احمد

اس کے ساتھ ہی حضور انور نے ازراہ شفقت جامعہ احمدیہ یوکے سے 2014ء میں فارغ التحصیل ہونے والے بائیس خوش نصیب مربیان کرام کو اپنے دست مبارک سے "تفسیر صغیر" اور شاہد کی اسناد عطا فرمائیں:۔

1۔مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ، 2۔مکرم فرہاد احمد صاحب مربی سلسلہ، 3۔مکرم منصور احمد کلارک صاحب مربی سلسلہ، 4۔مکرم مستنصر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ، 5۔مکرم فلاح الدین احمد ملک صاحب مربی سلسلہ، 6۔مکرم عبدالخبیر رضوان صاحب مربی سلسلہ، 7۔مکرم رواح الدین عارف خان صاحب مربی سلسلہ، 8۔مکرم لقمان احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ، 9۔مکرم کامران احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ، 10۔مکرم عمران احمد خالد صاحب مربی سلسلہ، 11۔مکرم مستنصر احمد صاحب مربی سلسلہ، 12۔مکرم مجیب احمد مرزا صاحب مربی سلسلہ 13۔مکرم عبدالوہاب طیب صاحب مربی سلسلہ 14۔مکرم رضا احمد صاحب مربی سلسلہ 15۔مکرم اسامہ عمر جوئیہ صاحب مربی سلسلہ، 16۔مکرم ہمایوں حنیف اوپل صاحب مربی سلسلہ، 17۔مکرم ارباب احمد صاحب مربی سلسلہ، 18۔مکرم سعید احمد رفیق صاحب مربی سلسلہ، 19۔مکرم شکیل احمد عمر محمود صاحب مربی سلسلہ، 20۔مکرم عرفان احمد ٹھکر صاحب مربی سلسلہ، 21۔مکرم فیصل محمود خان صاحب مربی سلسلہ، 22۔مکرم محمد جاوید رحیم صاحب مربی سلسلہ

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

تقسیم اسناد اور انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت پر معارف خطاب ارشاد فرمایا جس میں ان فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کو خصوصاً جبکہ دنیا کے کونے کونے میں موجود مربیانِ سلسلہ کو عموماً نہایت موزوں اور بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔

حضور کے خطاب کا متن الگ شائع کیا جائے گا۔

تصاویر

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ اس تقریب کا باقاعدہ اختتام ہوا۔ دعا کے بعد اس تاریخی موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ نے اپنے خدام مربیانِ سلسلہ وشاہدین سال 2014ء کو اپنے ہمراہ ایک گروپ کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت بخشی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ایسے امراء ممالک کو بھی تصاویر میں شامل ہونے کا ارشاد فرمایا جن کے ممالک سے تعلق رکھنے والے طلباء امسال کے شاہدین میں شامل تھے۔

اس موقع پر بنوائی جانے والی دیگر تصاویر میں جامعہ احمدیہ کی تمام کلاسوں درجہ ممہدہ تا درجہ سادسہ، اساتذہ جامعہ احمدیہ، کارکنان جامعہ احمدیہ کی الگ الگ تصاویر کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء کی ایک گروپ فوٹو بھی شامل ہے۔ ان تمام تصاویر میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے اور محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ بھی شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ اس تقریب میں موجود جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کو بھی حضورِ انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت اپنے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بخشی۔

ظہرانہ

بعد ازاں حضور انور کی اقتدا میں نمازِ ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں اور پھر حضور انور اور تمام مہمان ظہرانے کے لئے طعام گاہ تشریف لے گئے۔ ظہرانے کے لئے جامعہ احمدیہ کے جنوبی جانب واقع لان میں مارکی لگائی گئی تھی۔ قریباً ساڑھے چار سو مہمانوں کے لئے جامعہ احمدیہ میں ہی تیار کیا جانے والا لذیذ کھانا اپنی روایات کے مطابق جامعہ احمدیہ کے طلباء نے انتہائی مستعدی کے ساتھ مہمانوں کو پیش کیا۔

ظہرانے کے بعد حضور انور کچھ دیر جامعہ احمدیہ میں ہی قیام پذیر رہے اور وہاں موجود اپنے خدام کو شرفِ دیدار اور قربت کا فیض بخشتے رہے۔ کچھ دیر stone house میں تشریف فرما رہنے کے بعد حضور انور نے نماز مغرب جامعہ احمدیہ میں پڑھائی جس کے بعد قریباً ساڑھے چار بجے مربیان کی تربیت کرنے والے اس تعلیمی ادارے کے اساتذہ وطلباء اور اس تقریب میں دنیا بھر سے شامل ہونے والے متعدد مہمانانِ گرامی کو ڈھیروں ڈھیر برکات سے سرفراز فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لندن واپسی کے لئے سفر اختیار فرمایا۔

تقریب کے شرکاء

اس تقریب کے شرکاء میں ایڈیشنل وکلاء، انچارج صاحبان ڈیسکس وشعبہ جات، امیر صاحب جماعت یوکے، انگلستان میں خدمات بجالانے والے واقفینِ زندگی ومربیان کرام، 'شاہد' کا اعزاز پانے والے طلباء کے والدین، نائب امراء جماعتِ احمدیہ یوکے، مجلس عاملہ جماعتِ احمدیہ یوکے کے ممبران اور ریجنل امراء یوکے شامل تھے۔ علاوہ ازیں مختلف ممالک سے امرائے کرام اور دیگر معززین بھی اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔

خواتین میں حضرت صاحبزادی امۃ السبوح بیگم مدظلہا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوکے، بیگم صاحبہ امیر صاحب جماعت یوکے، بیگمات اساتذہ جامعہ احمدیہ اور شاہدین میں سے شادی شدہ طلباء کی بیگمات نے تقریب میں شمولیت اختیار کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب مربیان کرام کو حضور انور کی نصائح پر عمل پیرا ہونے، حضور انور کی توقعات کے عین مطابق بھرپور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مربیان کو حضور انور کا سلطانِ نصیر بنادے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 2 جنوری 2015ء)

☆ ☆ ☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

گزشتہ دنوں پاکستان میں ظلم کی ایک ایسی صورت ہمارے سامنے آئی جو صرف ظلم ہی نہیں تھا بلکہ درندگی اور سفّاکی کی بدترین مثال تھی، ایسا واقعہ جس سے انسانیت چیخ اٹھی، ایسے ہی خون کی ہولی آج سے قریباً ساڑھے چار سال پہلے لاہور میں ہماری بیوت میں بھی کھیلی گئی تھی

اس واقعہ میں بہیمیت کی انتہا کی گئی ہے کیونکہ اس ظلم کی بھینٹ چڑھنے والوں کی اکثریت جو تھی وہ معصوم بچوں کی تھی۔ بڑے ظالمانہ طریقے سے ان کی جان لی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے

یہ واقعات دیکھ کر احمدیوں پر ہوئے ہوئے ظلموں کے زخم بھی تازہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان معصوموں کے لئے بھی شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی حوصلہ دے، صبر دے اور ان پر رحم فرمائے، ان کا کفیل ہو جن کے ماں باپ بھی اُن سے چھن گئے

جب تک خدا تعالیٰ کی بات نہیں مانیں گے، جب تک دشمنوں سے بھی انصاف کے معیار قائم نہیں کریں گے، جب تک اپنے بھائی چارے کے معیاروں کو قائم نہیں کریں گے، جب تک حکومت رعایا کا خیال نہیں رکھے گی، جب تک رعایا حکومت کی اطاعت گزار نہیں ہوگی، جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے رہیں گے

مکرم مبارک احمد صاحب باجوہ ابن مکرم امیر احمد باجوہ صاحب چک 312ج ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی قربانی۔ مکرمہ امینہ عسّاف صاحبہ آف کبابیر اور مکرم ابراہیم عبد الرحمن بخاری صاحب آف مصر کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 دسمبر 2014ء بمطابق 19 فتح 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ ظلم و بربریت کے جتنے نمونے یا واقعات ہمیں (-) کہلانے والے ممالک میں نظر آتے ہیں وہ دوسرے غیر (-) ممالک میں نہیں ہیں۔ یا کم از کم وہاں ظاہراً یہ نمونے اتنی کثرت سے نہیں ہیں اور جب واقعات ہوتے ہیں تو عموماً ان کے خلاف ان ترقی یافتہ ممالک میں یا غیر (-) ممالک میں آواز بھی بڑے زوردار طریقے سے اٹھائی جاتی ہے۔ چاہے یہ ظلم حکومتی کارندوں کی طرف سے ہو یا کسی گروپ یا فرد کی طرف سے ہو رہا ہو۔ گزشتہ دنوں میں امریکہ میں بھی واقعات ہوئے اور وہاں بڑے پرزور احتجاج ہوئے۔ لیکن (دین) پیار محبت اور بھائی چارے کی جتنی تلقین کرتا ہے آجکل کی (-) حکومتیں اور اسی طرح (دین) کے نام پر جو دوسرے گروپ بنے ہوئے ہیں وہ گروہ یا تنظیمیں اتنا ہی ذاتی مفادات کی خاطر یا امن قائم کرنے کے لئے یا (دین) کے نام پر ظلم کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ گویا کہ (دین) کی تعلیم کے بالکل الٹ چل رہے ہیں اور آجکل (دین) کے نام پر یا شریعت کے نافذ کرنے کے نام پر بے شمار شدت پسند تنظیمیں بن چکی ہیں جو ایسے ایسے ظلم کے مظاہرے کر رہی ہیں کہ انسان انہیں دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ حرکتیں انسان کر رہے ہیں یا انسانوں کے رُوپ میں حیوانوں سے بھی بدتر کوئی مخلوق کر رہی ہے۔

گزشتہ دنوں پاکستان میں ظلم کی ایک ایسی صورت ہمارے سامنے آئی جو صرف ظلم ہی نہیں تھا بلکہ درندگی اور سفّاکی کی بدترین مثال تھی۔ ایسی چیز جس سے ایک انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا واقعہ جس سے انسانیت چیخ اٹھی۔ ہر شخص جس میں انسانیت کی ہلکی سی بھی رمق ہے چیخ اٹھا اور بے چین ہو گیا۔ ایسے ہی خون کی ہولی آج سے قریباً ساڑھے چار سال پہلے لاہور میں ہماری (بیوت) میں بھی کھیلی گئی تھی۔ یہاں کے ایک ٹی وی چینل نے غالباً بی بی سی نے پاکستان میں ہونے والے پانچ ایسے بدترین واقعات کا ذکر کیا جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان میں رونما ہوئے تو ان میں لاہور میں ہماری (بیوت) کا جو واقعہ تھا اس کا بھی ذکر کیا گیا۔ بہرحال ہمارے اس صدمے کو اور ہم پر کئے گئے ظلم کو شاید مولوی کے خوف سے نہ ہی حکومت نے قابل توجہ سمجھا اور نہ ہی عوام النّاس کی اکثریت نے ہمدردی اور افسوس کے قابل سمجھا یا کیا گیا۔ لیکن ہم احمدی تو انسانیت سے ہمدردی رکھنے والے ہیں اور انسانیت کو تکلیف میں دیکھ کر ہم بے چین ہو جاتے ہیں اور پھر جو پاکستان میں گزشتہ دنوں واقعہ ہوا یہ تو ہمارے ہم وطن اور شاید تمام ہی مسلمان کہلانے والے تھے جن کے لئے ہمارے دل رحم کے جذبات سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے ہم بے چین ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے اندر ہمدردی ہے۔ ان پر ظلم دیکھ کر تو ہم نے بے چین ہونا ہی تھا اور ہوئے کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا یہ پاکستانی نہ صرف ہم میں سے یہاں بیٹھے ہوئے اکثر کے ہم وطن بلکہ (-) بھی ہیں۔ اور پھر اس واقعہ میں بہیمیت کی انتہا کی گئی ہے کیونکہ اس ظلم کی بھینٹ چڑھنے والوں کی اکثریت جو تھی وہ معصوم بچوں کی تھی۔ پانچ چھ سات سال کے بچے بھی تھے۔ دس گیارہ بارہ تیرہ سال تک کی عمر کے بچے تھے۔ ایسے بچے بھی بیچ میں شہید ہوئے جو پانچ چھ سال کے تھے جن کو شاید دہشت گردی اور غیر دہشت گردی کا کچھ علم بھی نہیں تھا۔ مسلمان اور غیر مسلم میں کیا فرق ہے۔ یہ بھی نہیں پتا ہوگا۔ لیکن بڑے ظالمانہ طریقے سے ان کی جان لی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

ان بچوں کو اس لئے ظلم کا نشانہ بنایا گیا کہ پاکستان میں فوج سے ان نام نہاد شریعت کے نافذ کرنے والوں نے بدلہ لینا تھا۔ یہ کونسا (دین) ہے اور کونسی شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگ کی صورت میں غیر مسلموں کے بچوں اور عورتوں پر بھی تلوار اٹھانے کی سختی سے ممانعت فرمائی تھی۔ جنگ کے دوران ایک مشرک کے بچے کو قتل کرنے پر جب آپ نے اپنے صحابی سے بازپُرس کی تو صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ مشرک کا بچہ تھا۔ اگر غلطی سے قتل ہو بھی گیا تو کیا ہوا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ انسان کا معصوم بچہ نہیں تھا؟

(ماخوذ از مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 365 مسند الاسود بن سراح حدیث 15673 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ معیار ہیں جو ہمیں انسانیت کے تقدّس کو قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے نظر آتے ہیں، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہے اور (-) کے نام پر ظلم کرنے والوں کے یہ عمل ہیں جو ہم عموماً دیکھتے رہتے ہیں۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا اس سفّا کانہ ظلم پر ہر انسان نے دکھ کا اظہار کیا۔ چاہے وہ (-) تھے یا غیر (-) تھے۔ یہاں دو دن پہلے چرچ آف انگلینڈ نے عورت کو اپنی پہلی بشپ بنایا۔ ان کی تقریب ہو رہی تھی تو انہوں نے بھی اپنی تقریب سے پہلے اس واقعہ پر دکھ کا اظہار کیا۔ ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی۔ اپنے انداز میں دعائیں کیں۔ تو بہر حال کہنے کا یہ مقصد ہے کہ ہر انسان کو اس واقعہ سے تکلیف پہنچی قطع نظر اس کے کہ اس کا مذہب کیا تھا۔ لیکن ان (-) کہلانے والوں نے، ایک دو نہیں بلکہ تین چار تنظیموں نے اکٹھی ہو کر بڑے فخر سے اس بات کا اعلان کیا کہ ہاں ہم ہیں جنہوں نے یہ ظلم کیا ہے اور ہمیں اس بات پر کوئی شرمندگی نہیں۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ تھوڑی سی شرافت رکھنے والے انسان نے بھی اس پر دکھ کا اظہار کیا، افسوس کیا اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ احمدیوں کے دل میں تو انسانیت کے لئے درد انتہائی زیادہ ہے۔ ہم تو انسانی ہمدردی کے لئے ہر وقت تیار رہنے والے ہیں۔ ذرا سا واقعہ ہو جائے تو ہمارے دل پسیج جاتے ہیں۔ **مجھے کئی خطوط موصول ہوئے کہ اس واقعہ سے سارا دن ہم بے چینی اور تکلیف میں رہے اور یہ حقیقت ہے۔ میرا اپنا یہ حال تھا کہ سارا دن طبیعت پر بڑا اثر رہا اور جب ایسی کیفیت ہوتی ہے تو پھر ظالموں کے نیست و نابود ہونے کے لئے بددعائیں نکلتی ہیں۔** اللہ تعالیٰ ان ظالموں اور (-) سے جلد ملک کو پاک کرے بلکہ تمام (-) ممالک کو پاک کرے۔ یہ واقعات دیکھ کر احمدیوں پر ہوئے ہوئے ظلموں کے زخم بھی تازہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان معصوموں کے لئے بھی شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی حوصلہ دے، صبر دے اور ان پر رحم فرمائے، ان کا کفیل ہو جن کے ماں باپ بھی اُن سے چھن گئے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ شدت پسندی اور ظلم کے یہ واقعات تقریباً تمام (-) کہلانے والے ملکوں کا المیہ ہے۔ یہ ایک پاکستان کی بات نہیں ہے۔ عراق، شام، لیبیا وغیرہ سب ملکوں میں ظلم ہو رہا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ظلم کی بات یہ ہے کہ یہ سب ظلم خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو رہا ہے۔ شام میں ہی حکومتی اور سنّی فسادوں میں ایک رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ تیس ہزار کے قریب لوگ مارے گئے ہیں۔ کُل جتنی اموات ہوئی ہیں ان میں سے چھ ہزار چھ سو بچے مارے گئے۔ ایک بٹا تین (1/3) سے زیادہ شہری مارے گئے۔ ISIS کے ذریعے ہزاروں لوگ مارے گئے۔ سینکڑوں عورتوں اور لڑکیوں کو اس لئے مار دیا گیا، ایک لائن میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دیا گیا کہ انہوں نے ان لوگوں سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا بلکہ بعض ذرائع کے مطابق ظلموں اور موتوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

یہ ساری چیزیں دیکھ کر (دین) کی حقیقت کو سمجھنے والے انسان کا دماغ چکرا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے (دین) کے نام پر ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ کس (دینی) تعلیم کے نام پر یہ عمل ہو رہا ہے۔ کیا یہ سب کچھ اس خدا کے نام پر ہو رہا ہے جو رحمان خدا ہے، جو رؤوف و رحیم خدا ہے، جو اتنا مہربان ہے کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس رسول کے نام پر یہ ظلم ہو رہا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے رحمۃٌ للعالمین کہا ہے۔ اس شریعت کے نام پر یہ ظلم ہو رہا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے دشمن سے بھی عدل و انصاف کو پکڑے رکھنے کی تلقین کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (المائدۃ:9) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی سخت دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اب یہاں تو اللہ تعالیٰ انصاف کے معیاروں کو ایک مومن کے لئے اونچا کر رہا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ایمان نہیں کہ کسی قوم کی دشمنی بھی انصاف کے معیاروں سے نیچے آنے پر تمہیں مائل نہ کرے۔ انصاف کی تعلیم میں ایسے نمونے دکھاؤ کہ (دین) کی خوبصورت تعلیم دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ تمہارے انصاف اور نیکی کے نمونے (دین) کی خوبصورت تعلیم کے گواہ بن جائیں۔ کسی کی انگلی (دینی) تعلیم پر نہ اٹھے۔ کاش کہ یہ...... کہلانے والے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کے نمونے (دینی) تعلیم کی طرف غیر (-) کو کھینچ رہے ہیں۔ ان لوگوں کے عمل تو اپنوں کو بھی دُور دھکیل رہے ہیں۔ جن بچوں نے اپنے ساتھیوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنتے دیکھا ہے کیا وہ ان لوگوں کو کبھی (-) سمجھیں گے؟ اور اگر سمجھیں گے تو یہ سوال ان کے ذہنوں میں پیدا ہوں گے کہ کیا یہ (دین) ہے جس کو ہم مانیں؟ پس یہ لوگ صرف ظاہری ظلم اور قتل و غارت نہیں کر رہے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی برباد کر رہے ہیں۔ (دین) سے دور لے کر جا رہے ہیں۔............

پس اگر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سامنے رکھیں کہ دشمن سے بھی انصاف کا سلوک کریں اور پھر کلمہ گوؤں کے بارے میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح:30) لیکن یہاں رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تو دُور کی بات ہے یہ تو اپنوں سے بھی دشمنوں سے بڑھ کر سلوک کرتے ہیں جس کے نظارے ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ اب یہ لاکھ، ڈیڑھ لاکھ، دو لاکھ آدمی جو صرف ایک ملک میں مار دیئے یہ اپنوں کے ساتھ ظلم کے سلوک ہی ہیں ناں یا یہ بھی ظلم کی انتہا ہی ہے کہ اس سلوک میں بچوں کو مارا، شہید کر دیا۔

کیا یہ سمجھتے ہیں کہ جو ظلم انہوں نے کیا ہے یا یہ کرتے رہتے ہیں اس پر سے بغیر پکڑ کے یہ گزر جائیں گے۔ نہیں اس طرح کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) (النساء:94) کہ وَمَنْ یَّقْتُلْ (-) جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے۔ وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے۔ اور اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی۔ اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

پھر آگے اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ مومن کون ہے؟ (-) (النساء:95) کہ جو تمہیں سلام کہے اسے یہ نہ کہا کرو کہ تم مومن نہیں۔

پس بھائی چارے کا ایک تقدس (دین) نے قائم کر دیا۔ اگر اس تقدس کو کوئی پامال کرتا ہے اور کلمہ گو کو قتل کرتا ہے تو پھر یقیناً جہنم اس کا ٹھکانا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے نیچے ہمیشہ رہے گا۔ جو لوگ خودکش حملہ کر کے یا مقابلہ میں مارے گئے اور غلط تعلیم کی وجہ سے جو ان کو ان کے (-) نے دی خیال کیا کہ ہم مر کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ مومن کو مار کر تم خدا تعالیٰ کی رضا نہیں بلکہ اس کی لعنت کے مورد بن رہے ہو اور ہمیشہ کے لئے جہنم تمہارا ٹھکانہ ہے۔ اور مومن ہونے کے لئے کہا کہ اگر تمہاری طرف کوئی سلامتی کا پیغام بھیجتا ہے تو پھر تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ اسے قتل کرو۔ اب کوئی بتائے کہ ان معصوم بچوں کا کیا قصور تھا۔ وہ معاشرے کا ایک بہتر حصہ بننے کے لئے اور ملک کا سرمایہ بننے کے لئے اور سلامتی پھیلانے کے لئے علم حاصل کر رہے تھے۔ اس لئے وہ تعلیم حاصل کرنے ان سکولوں میں آئے ہوں گے۔ ان نام نہاد (-) کی باتیں سن کر حیرت ہوتی ہے جو شدت پسندی کی تعلیم، اس خوبصورت (دینی) تعلیم کے باوجود دیتے ہیں۔ ان کی یہ باتیں سن کر ہی کم علم اور جاہل متاثر ہوتے ہیں اور پھر وہ حرکات کرتے ہیں جن میں سوائے بہیمیت کے اور کچھ ثابت نہیں ہوتا اور اس کا انجام پھر خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ جہنم ہے۔ لیکن شاید یہ لوگ جہنم کو کوئی افسانوی بات سمجھتے ہیں یا خدا تعالیٰ کی باتوں پر ایمان نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان تنبیہوں کے باوجود ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر آخرت پر کامل یقین نہیں تو خدا تعالیٰ نے اس دنیا کی حالت کے بارے میں بھی ان کو بتا دیا کہ پھر تمہارا کیا حشر ہوگا۔ اگر تم نے بھائی بھائی کے تقدس کو پامال کیا تو پھر یہاں بھی تمہاری ساکھ ختم ہو جائے گی۔ اس دنیا میں بھی جو مفادات ہیں وہ تم حاصل نہیں کر سکو گے۔ جس دنیا کی خاطر تم یہ سب کچھ

کر رہے ہو وہ بھی تمہیں نہیں ملے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (الانفال: 47) اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی یہ بات آج (-) کی حالت کو دیکھ کر سو فیصد ان پر پوری ہوتی نظر آتی ہے کہ انہی لڑائی اور جھگڑوں کی وجہ سے (-) کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ آپس کے بے شمار شدت پسند گروہوں کی وجہ سے اکثر ملک جنگ کا میدان بنے ہوئے ہیں۔ مغربی طاقتوں کے آگے یہ لوگ ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ بیشک (-) ممالک کی ایک تنظیم ان کی اپنی بنائی ہوئی ہے لیکن اس کی حیثیت کچھ بھی نہیں۔ نہ آپس کا اتحاد ہے جس کی وجہ سے ملکوں میں امن و سکون قائم ہو۔ نہ غیر (-) ممالک کے سامنے ان کی کوئی حیثیت ہے۔ ان کی باگ ڈور بڑی طاقتوں کے ہاتھ میں ہے۔ ان (-) ملکوں میں سے کسی ملک کا صدر یا وزیراعظم حتیٰ کہ فوجی سربراہ بھی کسی مغربی ملک میں آ کر یہاں کے صدروں یا وزیراعظموں سے بات کرتے ہیں یا یہ لوگ ان کی کچھ پذیرائی کر دیتے ہیں تو ہمارے یہ لیڈر سمجھتے ہیں کہ جیسے دنیا جہان کی نعمتیں ان کو مل گئیں۔ خدا تعالیٰ کا خانہ خالی ہے۔ اس کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے اور اس کو چھوڑ کر دنیاداروں کی طرف جھکاؤ ہے اور یہ لوگ اسی کو اپنی بقا کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

پس کس کس بات کا ذکر کیا جائے جو (-) کہلانے والے ممالک کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے۔ ایک ظلم ہوتا ہے۔ چند دن عوام پر اثر رہتا ہے، شور مچاتے ہیں اور پھر عوام الناس کی بھی جو اکثریت ہے وہ انہی ظالموں کے ہاتھوں آلہ کار بن جاتی ہے۔ پس جب تک خدا تعالیٰ کی بات نہیں مانیں گے جب تک دشمنوں سے بھی انصاف کے معیار قائم نہیں کریں گے۔ جب تک ہر سلام کرنے والے کو امن نہیں دیں گے **جب تک اپنے بھائی چارے کے معیاروں کو قائم نہیں کریں گے جب تک حکومت رعایا کا خیال نہیں رکھے گی جب تک رعایا حکومت کی اطاعت گزار نہیں ہو گی۔ جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہو گا اس وقت تک ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے رہیں گے۔** کاش کہ یہ باتیں ہمارے لیڈروں اور (-) کہلانے والوں کو بھی اور عوام الناس کو بھی سمجھ آ جائیں۔ (-) اُمّہ کی تکلیف ہمیں بھی تکلیف میں ڈالتی ہے۔ اس لئے کہ یہ ہمارے پیارے آقا کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ ہمیں تو زمانے کے امام نے اپنے آقا و مطاع کی طرف منسوب ہونے والوں سے ہمدردی اور پیار کرنے کے گُر سکھائے ہیں۔ ہمیں تو یہ بتایا ہے کہ

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار ☆ کاخر کنند دعوئے حُبِّ پیمبرمؐ

(ازالہ اوہام حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 182)

کہ اے دل! تو ان لوگوں کا لحاظ کر۔ ان پر ہمدردی کی نظر رکھ کیونکہ آخر یہ لوگ میرے پیغمبر کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

ہمارے ساتھ اگر ظلم کا رویہ ہے تب بھی ہمیں افسوس ہے اور ہم دعا کرتے ہیں بدلے نہیں لیتے کہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں کو صاف کرے اور یہ اس حقیقت کو سمجھیں کہ (-) اُمّہ کے لئے حقیقی ہمدردی اور خیرخواہی احمدی ہی اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور ہمدردی اور خیرخواہی کا جذبہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے اندر حضرت مسیح موعود نے ہی پیدا کیا ہے۔ آپ نے (دینی) تعلیم کے مطابق اپنی ہمدردی کے جذبے کو اپنوں اور غیروں سب پر حاوی کرنے کی ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

''مومنوں اور (-) کے لئے نرمی اور شفقت کا حکم ہے۔ پس اس کو ہمیشہ سامنے رکھو۔''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 232، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرماتے ہیں: ''ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 280، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا: ''تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اِخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 95، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا کہ: ''اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ''

پھر فرمایا: ''خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔'' فرمایا ''آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 30)

پس جب ہمدردی کے ایسے معیار ہم حاصل کرنے والے ہوں یا ہمدردی کے ایسے معیاروں کو حاصل کرنے کی تعلیم ہمیں ملی ہو اور اس پر ہم عمل کرنے والے بھی ہوں تب ہی انسان دوسرے کے درد کو محسوس کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے اکثریت بنی نوع انسان کے لئے ایسے جذبات رکھتے ہیں اور ایک احمدی کو ایسے جذبات رکھنے والا ہونا چاہئے۔ جب عام انسانوں کے لئے یہ جذبات ہوں تو پھر (-) کے لئے تو ہم اس سے بڑھ کر جذبات رکھنے والے ہیں۔ ہر ظلم جو کسی بھی (-) پر ہو ہم اپنے دل پر محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ ظلم جو پاکستان میں ہوا ہے یقیناً ہمارے لئے انتہائی تکلیف کا موجب ہے اور جو ظلم (-) دنیا میں کسی کی طرف سے بھی ہو رہا ہے ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہے اور اس تکلیف کا احساس اس وقت اور بھی بڑھ جاتا ہے جب ہم دنیا کو پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ظلموں کے خاتمے کے لئے اپنے وعدے کے مطابق مسیح موعود کو بھیج دیا ہے۔ جس نے جنگوں اور سختیوں کا خاتمہ کر کے پیار اور محبت کو پھیلانا تھا۔ پس اس کی بات سنو تا کہ دنیا میں (دین) کی حقیقی تعلیم کو لاگو کر سکو..........

پاکستان کے لئے اور (-) ممالک کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں امن قائم فرمائے اور حکومتیں بھی اور عوام الناس بھی حقیقی (دینی) قدروں کی پہچان کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شام، عراق، لیبیا وغیرہ میں احمدی ان حالات کی وجہ سے جن میں سے یہ ملک اس وقت گزر رہے ہیں ایک تو وہاں کے شہری ہونے کی وجہ سے اور پھر احمدی ہونے کی وجہ سے بھی تکلیف میں ہیں۔ ان کے لئے بھی خاص دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان مشکلات سے نجات دے۔ بعض بڑی کسمپرسی کی حالت میں آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں۔ دونوں گروہ احمدیوں کے مخالف بنے ہوئے ہیں۔ کوئی مدد بھی ایسے حالات میں نہیں پہنچ سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنا فضل فرمائے اور رحم فرمائے اور جلد ان لوگوں کو ان تکلیف کے دنوں سے نکالے۔

نمازوں کے بعد میں کچھ جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو ہمارے ایک...... بھائی کا ہے۔ مبارک احمد صاحب باجوہ ابن مکرم امیر احمد باجوہ صاحب چک 312 ج ب کٹھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہیں۔ ان کو...... کیا گیا تھا (-)۔ ان کو کچھ نامعلوم افراد نے 26۔ اکتوبر 2009ء کو ان کے ڈیرے سے اغوا کر لیا تھا اور ان کے بارے میں اب تک معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ تاہم چند روز قبل گجرات کے ایک علاقے سے گرفتار ہونے والے چند دہشتگردوں نے انکشاف کیا کہ ہم نے کٹھووالی کے ایک مبارک باجوہ کو بھی گستاخ رسول قرار دے کر قتل کر کے بھمبر نالہ واقع ضلع گجرات میں گڑھا کھود کر دبا دیا (-)۔ اب یہ سارے فتوے دینے والے بھی بن گئے ہیں۔

مبارک احمد صاحب کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم پیر محمد صاحب کے ذریعے ہوا۔ انہیں جماعت سے بہت لگاؤ تھا۔ نہایت دیندار گھرانہ ہے...... مرحوم پیدائشی احمدی تھے......

مرحوم 1953ء میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کی اور زمیندارہ کرتے تھے۔......مرحوم نہایت ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس اور ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ان کے والد امیر احمد باجوہ صاحب اور بھائی مکرم رشید احمد باجوہ صاحب دونوں یکے بعد دیگرے کتھووالی جماعت کے صدر جماعت بھی رہے۔ایک بیٹا ظہور احمد اس وقت بطور قائد مجلس خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ان کی اہلیہ شاہد بیگم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے ظہور احمد، منصور احمد اور نصیر احمد اور عتیق احمد ہیں۔اسی طرح ان کے دو بھائی اور ایک ہمشیرہ ہیں جو سوگوار ہیں۔واقعہ کی کچھ مزید تفصیل اس طرح ہے کہ مبارک احمد باجوہ صاحب اور ان کے غیر از جماعت ملازم سکندر محمود کو جس کی عمر چودہ سال تھی کچھ لوگوں نے 26، 27۔اکتوبر 2009ء کی رات کو آج سے پانچ سال پہلے ان کے ڈیرے سے اغوا کرلیا۔اغوا کار دو کاروں پر سوار تھے۔ چند دن بعد اغوا کاروں نے مذکورہ ملازم کو ایک موبائل دے کر چھوڑ دیا۔ پھر اس موبائل نمبر پر تاوان کے لئے رابطہ کیا۔ دو کروڑ تاوان کی رقم کا مطالبہ کیا گیا جو کم ہو کے دس لاکھ پر آ گیا۔اغوا کاروں کی شرط یہ تھی کہ رقم کوہاٹ یا پارہ چنار پہنچائی جائے۔ پھر اغوا کاروں سے رابطہ ختم ہوگیا۔ پولیس بھی کسی نتیجہ تک نہ پہنچ سکی۔اب مکرم امیر صاحب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے اطلاع دی کہ ڈی پی او ضلع نے مغوی کے بھائی عزیز احمد باجوہ صاحب کو بلا کر کہا ہے کہ آپ کے بھائی کے بارے میں کچھ معلومات ڈی پی او گجرات کے پاس ہیں ان سے مل لیں۔ وہ وہاں گئے۔ ڈی پی او گجرات سے ملاقات ہوئی۔تو ڈی پی او گجرات نے بتایا کہ تحریک طالبان پاکستان افضل فوجی گروپ (یہ بھی بہت سارے گروپ وہاں بنے ہوئے ہیں) کے چند لوگ پکڑے گئے ہیں۔جن میں واجد نامی شخص نے مبارک احمد باجوہ صاحب کو اغوا کرنے کے بعد چھریوں سے ذبح کر کے نعش کو بھمبھر نالے میں دبانے کا انکشاف کیا ہے۔ جب عزیز احمد باجوہ صاحب اور دیگر افراد مذکورہ زیر تفتیش واجد نامی شخص سے ملے تو اس نے بھی اس قتل کی تصدیق کی۔اس سوال پر کہ کیا کوئی مقامی آدمی بھی اس کے ساتھ تھا تو مذکورہ ملزم نے کہا کہ ساتھ والے گاؤں کا احمد نامی ایک شخص ساتھ تھا جس نے ہمیں مبارک احمد باجوہ مرحوم کے گستاخ رسول ہونے کا بتایا تھا۔یہ شخص پہلے عیسائی تھا۔بعد میں (-) ہو کر تحریک طالبان میں شامل ہوگیا۔اس کا والد باجوہ فیملی کا ملازم رہا تھا اور پھر اس نے یہ بھی بتایا کہ ہم نے اغوا کیا اور کوٹلی گاؤں میں (-) کے تہہ خانے میں ان کو زنجیروں سے باندھ کر رکھا اور پھر ایک دن ہم نے عشاء کی نماز کے بعد ان کو اسی طرح جیسا کہ بتایا گیا ہے گردن پر چھری پھیر کے اور پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گڑھے میں دبا دیا۔تو پولیس اہلکار نے مذکورہ مجرم سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ ہمیں ہمارے کمانڈر کا حکم ہے کہ یہ لوگ گستاخ رسول ہیں۔لہٰذا ان کو قتل کردو اور اس کا حکم ماننا ہمیں ضروری تھا۔ یہ حال ہے۔ابھی جو بچوں کو قتل کیا تو اب یہ کس پاداش میں کیا؟ یہ بھی طالبان کا ہی کام ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم ...... کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ بہرحال پتا تو لگ گیا پہلے صرف اغوا کی خبر تھی۔

دوسرا جنازہ مکرمہ امینہ عسّاف صاحبہ (کبابیر) کا ہے جو 12 دسمبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں (-)۔ پیدائشی احمدی تھیں۔آپ کے والد مکرم عسّاف صاحب حیفا کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔آپ کو صدر اور سیکرٹری (دعوت الی اللہ) لجنہ اماء اللہ کبابیر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔نہایت عبادت گزار، دعا گو، بہت مہمان نواز، بکثرت مالی قربانی کرنے والی تھیں۔ نیک، مخلص اور صالح خاتون تھیں۔ (مشن ہاؤس) میں آنے والے مہمانوں کی ضیافت کا خصوصی اہتمام کرتی تھیں۔مستورات کو بڑی عمدگی سے (دعوت الی اللہ) کیا کرتی تھیں۔(مربیان) کے اہل وعیال سے بہت محبت اور حسن سلوک سے پیش آتیں۔ (بیت) محمود کبابیر کی تعمیر ہو رہی تھی تو آپ نے اس کے لئے خطیر رقم ادا کی اور دوران تعمیر کام کرنے والوں کی ضیافت کا بھی انتظام کیا۔خلفائے احمدیت سے انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ بڑی توجہ سے میرے خطبات سنتی تھیں جو یہاں ایم ٹی اے پر نشر ہوتے ہیں۔ دوسروں کو بھی اس کا خلاصہ سنایا کرتی تھیں۔ ہر ارشاد پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کے لئے تیار رہتی تھیں۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا۔ کبابیر کے تمام احباب ان سے بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ان کو عمرہ کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ قادیان جانے کی بھی شدید خواہش تھی کہ حضرت مسیح موعود کے مزار پر جا کر دعا کروں۔تو یہ خواہش بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی پوری فرمائی۔ بلکہ ایک دفعہ نہیں تین دفعہ جلسہ سالانہ میں آپ کو جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔مرحومہ موصیہ تھیں اور مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر اور منیر عودہ صاحب ڈائریکٹر ایم ٹی اے پروڈکشن کی خالہ محترمہ تھیں۔منیر عودہ صاحب لکھتے ہیں کہ خالہ امینہ نے اپنی زندگی (-) احمدیت کی خدمت میں گزاری۔انہوں نے اپنے بچوں کی طرح ہماری پرورش کی تھی اور جب میرے والدین کام کے سلسلے میں گھر سے دور جاتے تو وہ ہماری پرورش کرتیں۔ بروقت نمازیں پڑھنے پر سختی سے کاربند کیا۔ جماعت کے اوّلین وصیت کرنے والوں میں شامل تھیں۔آپ کپڑے سینے کا کام کرتی تھیں اور محدود وسائل کے باوجود کسی سے مدد نہیں لیتی تھیں بلکہ خاندان میں بچوں کی تعلیم میں مدد کی۔اس طرح مشکلات میں کام آتی تھیں۔ان کی شادی نہیں ہوئی تھی۔غیر احمدی گھرانوں سے شادی کے پیغامات آئے لیکن آپ نے انکار کر دیا کہ میں احمدی ہوں اور احمدیت پر قائم رہیں اور کبھی شادی نہیں کی۔کہتے ہیں کہ وفات کے وقت مَیں آپ کے قریب موجود تھا اور آپ کے آخری الفاظ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ تھے۔وفات سے قبل آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کا تمام مال واسباب جماعت کے سپرد کر دیا جائے۔اسی طرح وہاں جو مشنری انچارج جو ہیں ان کی اہلیہ بشریٰ شمس صاحبہ بھی کہتی ہیں کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گہرا عشق تھا۔کہتی ہیں ایک دن دوائی پلا رہی تھیں تو انہوں نے ایک گھونٹ لیا تو میں نے ان کو کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین گھونٹ لینا پسند فرمایا ہے تو یہ سن کر فوراً دو گھونٹ اور پی لئے باوجودیکہ پہلے انکار کر رہی تھیں۔

تیسرا جنازہ غائب مکرم ابراہیم عبدالرحمٰن بخاری صاحب مصر کا ہوگا جو 13 دسمبر 2014ء کو 63 سال کی عمر میں مصر میں ہی وفات پا گئے (-)۔انہوں نے جوانی کی عمر میں، اٹھارہ سال کی عمر میں 1969ء میں بیعت کی توفیق پائی تھی۔ان دنوں جماعت احمدیہ مصر کے صدر مکرم محمد بسیونی صاحب تھے۔مرحوم نے تین خلفاء کا دور دیکھا اور مکرم محمد بسیونی صاحب، مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب اور مکرم حلمی شافی صاحب جیسے ابتدائی احمدیوں کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ بیعت کے بعد آپ نے باوجود اپنے گھر والوں اور سسرال کی طرف سے ظلم و زیادتی کے عہدِ بیعت کو پوری استقامت، ہمت اور اخلاص و وفا کے ساتھ نبھایا حتیٰ کہ آپ کو یہ دھمکی بھی دی گئی کہ میاں بیوی میں علیحدگی کرا دیں گے۔ اسی طرح آپ کے کام میں بھی کافی پریشانیاں اور روکیں پیدا کی جاتی تھیں۔آپ کو اپنا کام جاری رکھنے کے لئے ایک پرمٹ کی ضرورت ہوتی تھی جو احمدیت کی وجہ سے محض تنگ کرنے کی خاطر کافی لیٹ ایشو کیا جاتا تھا جس سے نفسیاتی الجھن کے علاوہ آپ کا کام بھی کافی متاثر ہوتا تھا۔اس کے علاوہ بھی مختلف بہانوں سے تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی لیکن آپ نے کبھی کمزوری نہیں دکھائی۔اس وجہ سے مالی تنگی کے حالات کے باوجود بڑی باقاعدگی سے چندے اور صدقات وغیرہ دیا کرتے تھے۔ شادی کے بعد آپ کی اہلیہ نے بھی آپ کی (دعوت الی اللہ) اور نمونہ کو دیکھ کر بیعت کرلی۔1988ء میں فیملی کے ساتھ نائیجیریا کا سفر اختیار کیا جہاں جماعتی سکول میں اڑھائی سال تک عربی زبان کے مدرس کی حیثیت سے خدمت کی۔نمازوں کی ادائیگی اور چندوں میں باقاعدہ تھے اور بیماری کے باوجود آخری دنوں میں بھی جمعہ کے لئے باقاعدگی سے آتے تھے۔ یہاں بھی آتے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے مخلص انسان تھے۔خلافت سے بڑا تعلق تھا۔مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی عزیزہ مریم اور تین بیٹے عزیزان احمد، محمود اور محمد یادگار چھوڑے ہیں جو خدا کے فضل سے سبھی پیدائشی احمدی ہیں۔بیٹی شادی شدہ ہے اور امریکہ میں رہائش پذیر ہے۔ بیٹے احمد اور محمود یو۔کے میں ہیں۔چھوٹا بیٹا اپنی والدہ کے ساتھ مصر میں ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم میاں محمد زاہد صاحب سابق زعیم انصاراللہ دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نواسی امۃ الحکیم رانیا بنت مکرم محمد الیاس بشیر صاحب DFO نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ یکم جنوری 2015ء کو گھر میں ہی تقریب آمین کے موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے عزیزہ سے تلاوت سنی اور مکرم کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ ناروے نے دعا کروائی۔ مکرمہ سمیرا خلیل صاحبہ نے کچھ حصہ قرآن بچی کو پڑھایا اور باقی میں نے مکمل کروایا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے نور کو ساری زندگی بچی کے سر پر سایہ فگن رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد شاہد ڈوگر صاحب کارکن دفتر نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم طارق محمود اظہر صاحب کے بازو میں سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے بذریعہ فریکچر ایک ماہ سے علیل ہیں۔ اب طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم اعجاز محمود صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب کہکشاں کالونی ربوہ مورخہ 27 جنوری 2015ء کو دو ماہ کی شدید علالت کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 67 سال وفات پا گئیں۔ اسی روز رات 9 بجے کہکشاں کالونی میں مکرم نصیر الدین انجم صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ہومیو ڈاکٹر محمد ادریس صاحب صدر کہکشاں کالونی نے دعا کروائی۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تلاوت قرآن کریم کی عادی، مہمان نواز، ملنسار، ہمدرد اور صدقہ وخیرات کرنے والی، خلافت سے عقیدت و محبت رکھنے والی اور خطبہ جمعہ کے سننے میں باقاعدگی اختیار کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ چار بیٹے خاکسار، مکرم منصور احمد صاحب کینیڈا، مکرم ہارون محمود صاحب کینیڈا، مکرم تیمور محمود صاحب ربوہ، چار بیٹیاں مکرمہ مصباح پروین صاحبہ اہلیہ مکرم نیاز احمد صاحب جرمنی، مکرمہ شاہدہ اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب مرحوم ربوہ، مکرمہ زاہدہ ریاض صاحبہ زوجہ مکرم ریاض احمد صاحب بستی نور ضلع میر پور خاص اور مکرمہ شازیہ شکیل صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد صاحب ربوہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ ہماری والدہ کی وفات پر کثرت سے عزیز واقارب اور احباب جماعت نے خود آ کر یا بذریعہ فون اس غم کی گھڑی میں ہمارے ساتھ تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار تمام اہل خانہ کی طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو غریق رحمت کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم محمد رئیس طاہر صاحب مربی سلسلہ دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الروف صاحبہ اہلیہ محترم محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مورخہ 26 جنوری 2015ء کو بقضاء الٰہی وفات پا گئیں۔ اس موقع پر کثرت سے عزیز واقرباء کے علاوہ پاکستان اور بیرون پاکستان سے احباب جماعت نے ہم سب سوگواران سے گھر آ کر یا بذریعہ فون تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار تمام اہل خانہ کی طرف سے تمام احباب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ نیز یہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے اور ہم سب لواحقین کو ان کی نیکیاں جاری رکھتے ہوئے صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم وحید احمد صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ جمیلہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب احمد نگر فضل عمر ہسپتال میں شوگر اور دیگر عوارض کی وجہ سے داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ترجمہ: احمد مستنصر قمر صاحب

ایک دماغی بیماری - شیزوفرینیا

اس کے اکثر مریضوں کے دماغ کی ساخت میں نقص ہوتا ہے

''ایک ایسا مرض جس میں انسان عجیب و غریب باتیں سوچتا اور واقعات وحقائق کو یکجائی نظر سے دیکھنے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے''

شیزوفرینیا ایک نہایت تکلیف دہ ذہنی بیماری اور دماغ کو ناکارہ کر دینے والا مرض ہے- کل آبادی کا ایک فیصد اپنی زندگی کے کسی نہ کسی حصے میں اس بیماری کا تھوڑا یا زیادہ شکار ہو جاتا ہے- ہر سال 20 لاکھ امریکی اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں- اگرچہ مرد اور عورتیں دونوں اس کا شکار ہو جاتے ہیں تاہم مردوں میں یہ مرض زیادہ جلد اور واضح نظر آنے والی علامتوں کے ساتھ بڑھتا ہے- عام طور پر مردوں میں بیس سے تیس سال کی عمر میں اور عورتوں میں تیس سے چالیس سال کی عمر کے دوران یہ مرض واضح طور پر نظر آ جاتا ہے- اس کی علامات میں عجیب وغریب اندرونی آوازیں سننا اور یہ سمجھنا کہ لوگ میری جاسوسی کر رہے ہیں اور مجھ پر تسلط کی کوشش کر رہے ہیں اور مجھے نقصان پہنچانے کی سازشیں کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ شامل ہیں- انہی خیالات ومحسوسات کی وجہ سے اس بیماری کا شکار لوگ سہم جاتے ہیں اور ڈرے ڈرے رہنے لگتے ہیں- ان کی باتوں کا باہمی ربط بالکل ختم ہو کے رہ جاتا ہے- اور یوں دوسرے لوگ ان کی بات سمجھنے سے بالکل قاصر رہتے ہیں- اور ان کے انداز تکلم سے خوف کھانے لگتے ہیں- یہ صورت حال انہیں معاشرے سے اور بھی دور کرنے کا باعث بن جاتی ہے-

کہا جاتا ہے کہ اس بیماری کی ابتداء پیدائش سے پہلے ہی ہو جاتی ہے- لیکن اس وقت یہ مرض چھپا رہتا ہے- اور انسان زندگی اور اس کی نشوونما کے نارمل مراحل سے گزرتا رہتا ہے- بلکہ اسکول کا زمانہ بھی عموماً بخیر وخوبی ہی گزر جاتا ہے- بلوغت کے آخری مراحل اور جوانی کے آغاز میں یہ بیماری اپنے آثار ظاہر کرنا شروع کر دیتی ہے- آہستہ آہستہ معمولی علامات سنجیدہ شکل اختیار کر لیتی ہیں- انسان حقائق سے بالکل برعکس باتیں سوچنے لگتا ہے- مثلاً یہ کہ میں بادشاہ ہوں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا یا یہ کہ دریا پر پل بنانے کا کوئی فائدہ نہیں- بلکہ قومی سرمائے کا ضیاع ہے- حالانکہ فی الحقیقت وہ پل عوام الناس کی اشد ضرورت ہے- ایسے لوگ بعض دفعہ تو لوگوں سے بالکل الگ تھلگ یوں بیٹھے ہوں گے گویا کہ پتھر ہیں- اور یہ کیفیت گھنٹوں پر محیط ہوسکتی ہے- لیکن کسی اور وقت میں اپنے کام میں' نہایت سرگرم اور خوب دوڑ دوڑ کے مصروف کار نظر آئیں گے- کچھ یہاں تک کہتے نظر آتے ہیں کہ کوئی انہیں زہر دے کر مار دے گا یا یہ کہ کوئی ان کے ساتھ ناانصافی کر رہا ہے- یا ان کے خلاف سازش کر رہا ہے- بلکہ اکثر صورتوں میں اپنے ہی خاندان کے کسی فرد اور کسی قریبی کو مورد الزام بھی ٹھہرا دیتے ہیں-

یہ علامتیں اس حد تک شدت اختیار کرسکتی ہیں کہ مریض یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ میرا ہمسایہ مجھے مقناطیسی شعاعوں کی مدد سے کنٹرول کر رہا ہے- یا یہ کہ ٹیلیویژن پر میرے متعلق بعض اعلانات پڑھے جا رہے ہیں- ایسے لوگ درحقیقت بات کو صحیح طور پر سمجھنے اور حالات و واقعات کی منطق کو شعور کا حصہ نہیں بنا پاتے- کسی ایک بات پر توجہ مرکوز کرنے کی قوت سے کلیتہً محروم ہو جاتے ہیں- ان کی انہی حرکتوں کی بناء پر جب لوگ ان سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں تو تنہائی انہیں اور بھی بیمار کر دیتی ہے- احساسات و جذبات سے بالکل عاری دکھائی دینے لگتے ہیں- غم کے مواقع پر آنسو نہیں بہا سکتے اور خوشی کے موقع پر مسکرا نہیں سکتے - چہرے پر ایک ہی قسم کے احساسات دکھائی دینے لگتے ہیں- صفائی کا عمومی خیال بھی نہیں رکھ سکتے - یہ سب باتیں نشاندہی کرتی ہیں کہ انسان ایک ذہنی بیماری کا شکار ہو چکا ہے اور یہ کہ اسے باقاعدہ علاج کی ضرورت ہے-

اگر علاج فوراً شروع کر دیا جائے تو مرض اکثر صورتوں میں قابو میں آ جاتا ہے- بلکہ تقریباً ختم ہو جاتا ہے- اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ وقتی طور پر آرام کے بعد مریض علاج میں غفلت برتنا شروع کر دیتا ہے اور ادویات کے مضر اثرات کے مشاہدہ میں آنے کے بعد انہیں استعمال نہیں کرنا چاہتا- اس صورت میں مرض اکثر صورتوں میں لوٹ آتا ہے-

جہاں تک اس مرض کی وجوہات کا تعلق ہے تو ڈاکٹروں کے مطابق اس کے بارے میں معین رائے دینا کافی مشکل ہے- شاید یہ موروثی ہے- جن کے خاندان میں پہلے سے کوئی ایسا مریض ہو عموماً وہاں یہ دوبارہ بھی ہو سکتا ہے- ایک اور رائے کے مطابق اس کا تعلق جینز کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے- اور شاید ایک سے زیادہ جینز کی خرابی اس بیماری کی ذمہ دار ہے- اس کے علاوہ پیدائش کے وقت کی کوئی تکلیف یا مرض' کوئی وبائی بیماری یا دب جانے والا ڈیپریشن بھی اس بیماری کا باعث بن سکتے ہیں- دماغی ساخت میں نقص کو بھی اس بیماری کی ایک وجہ سمجھا جاتا ہے- اور تحقیق کے مطابق شیزوفرینیا کے اکثر مریضوں میں دماغ کی ساخت میں نقص کی نشاندہی ہوئی ہے- موجودہ تحقیقات کا رخ انسانی جینز اور دماغ کی ظاہری ساخت میں نقص کے مشاہدے اور اس سے پیدا ہونے والی مشکلات کی طرف ہے-

دماغ سے تعلق ہونے کی وجہ سے ماہرین نفسیات سے رجوع کرنے کے رجحان میں بھی اضافہ ہوا ہے- کہا جاتا ہے کہ آئندہ چند سالوں میں اس خطرناک بیماری کے علاج میں نمایاں پیش رفت ہوگی-

(مزید معلومات کے لئے وزٹ کریں)

www.brain.com

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔فروری

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	6:53
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:53

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

گاڑی برائے فروخت
ایک کار ہنڈا City، ماڈل 2011ء
Back View Camera کے ساتھ
فون برائے رابطہ: 0345-7680444

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائیٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شورروم ربوہ: 0300-4146148,047-6214510
فون شوروم پتوکی: 049-4423173

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0333-3532902

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب ▪ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا ▪ محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784
047-6215522

University of Windsor
CANADA
www.uwindsor.ca
Meet Mr. Chris Bush for On-Site Spot Admission on 13th Feb. Friday, 10am to 1pm, P.C Hotel Lahore, Board Room "F".
"A Govt. University Founded in 1857, Offer over 120+ degrees"

Education Concern®
EC Education Concern®
67-C, Faisal Town, Lahore,
042-35177124
0302-8411770
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype: counseling.educon
contact us on facebook

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:042-35451337
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کیے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد: 0300-8586760
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

داخلہ نرسری کلاسز 2015ء
الصادق اکیڈمی ربوہ
☆ الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ 14 فروری 2015ء سے شروع ہوگا جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
☆ جونیئر نرسری داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2015ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کیلئے عمر $3\frac{1}{2}$ سال سے $4\frac{1}{2}$ سال ہوگی۔
☆ داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔
☆ ادارہ میں خواتین اساتذہ کی بھی ضرورت ہے۔
☆ مزید معلومات کیلئے فون پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔
مینیجر الصادق اکیڈمی 6214434-6211637

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

FR-10

STUDY IN GERMANY

Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- **Intermediate with above 60%**
- **A-Level Students**
- **Bachelor Students with min 70%**
- **Students awaiting result can also apply**

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, **Fax:** +4979405035031, **Mob:** +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com **Skype:** erfolgteam, **Web:** **www.erfolgteam.com**